

5 بیرونی شعبہ

5.1 مختصر جائزہ

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن مشکلات کا شکار رہا کیونکہ تیل کی عالمی قیمتوں میں خاصے اضافے کی وجہ سے مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد پہلی مرتبہ ملکی درآمدات کی ادائیگیاں چار ارب ڈالر کی حد عبور کر گئیں۔ اس کے باعث غیر توانائی درآمدات میں کمی، برآمدات میں مسلسل نمو اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں نمایاں اضافے کے فوائد بڑی حد تک زائل ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں اگرچہ جاری حسابات کا خسارہ دو سال میں پہلی مرتبہ تھوڑا سا کم ہوا، پھر بھی مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 3.6 ارب ڈالر کی اونچی سطح پر رہا (جدول 5.1)۔

دستیاب مالی رقوم کی آمد سے اس خسارے کی محض جزوی ماکاری کی جاسکتی تھی کیونکہ بیرونی سرمایہ کاری گذشتہ برس کی سطح پر نہ رہ سکی۔ حتیٰ کہ واجبات کے لحاظ سے صرف سرکاری قرض گیری نے تھوڑا سا سہارا دیا، کیونکہ بینکوں اور غیر مالی

جدول 5.1: پاکستان کی ادائیگیوں کے توازن ملین امریکی ڈالر			
پہلی سہ ماہی س 18ء، پہلی سہ ماہی س 19ء، مطلق تبدیلی			
جاری کھاتے کا توازن	-3,761	-3,622	139
تجارتی توازن	-7,314	-7,848	-534
برآمدات	5,679	5,897	218
درآمدات	12,993	13,745	752
تیل	2,945	4,130	1,185
غیر تیل	10,048	9,615	-433
خدمات کا توازن	-1,276	-904	372
بنیادی آمدنی کا توازن	-1,057	-1,098	-41
ضمنی آمدنی کا توازن	5,886	6,228	342
کارکنوں کی ترسیلات	4,790	5,420	630
سرمایہ کھاتے کا توازن	107	103	-4
مالی کھاتے کا توازن	-1,870	-2,391	-521
براہ راست سرمایہ کاری کی آمد	765	439	-326
جزدانی سرمایہ کاری کی آمد	-126	-185	-59
دیگر سرمایہ کاری	-1,205	-2,086	-881
خالص واجبات	817	1,700	883
عام سرکاری	126	1,561	1,435
بینک	333	73	-260
نجی (علاوہ از بینک)	358	65	-293
اسٹیٹ بینک کے ذرمبادلہ کے ذخائر			
(مدت کے اختتام پر)	13,857	8,409	-5,449
ذرمبادلہ کے مجموعی ذخائر (مدت کے اختتام پر)	19,775	14,921	-4,854
پاکستانی روپے کی درمیان اضافہ (+) / کمی (-) فیصد میں	-0.53	-2.21	-

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

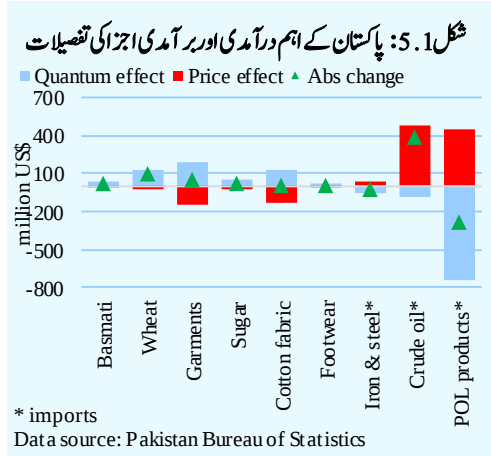
نجی شعبے کی بیرونی قرض گیری ختم ہو گئی تھی۔ لہذا مالی رقوم کی آمد میں کمی کی وجہ سے بقیہ خسارہ اسٹیٹ بینک کے ذرمبادلہ کے ذخائر سے

پورا کیا جاتا تھا، جو سہ ماہی کے دوران 1.4 ارب ڈالر کم ہوئے۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شرح مبادلہ بھی دباؤ کا شکار رہی اور اس میں 2.2 فیصد کی تخفیف ہوئی۔

سہ ماہی کے دوران ادائیگیوں کے توازن پر جاری دباؤ سے قطع نظر چند ابھرتے ہوئے رجحانات کو مد نظر رکھنا اہم ہے کیونکہ معیشت اب استحکام کے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے۔ اول، جیسا کہ حکومت نے ترقیاتی اخراجات میں کمی کر دی ہے اور چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے کچھ منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچ رہے ہیں، اس لیے بجلی پیدا کرنے والی اور برقی مشینری کی درآمدات دھیمی رہیں۔ درحقیقت مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں مشینری سے متعلق ادائیگیوں میں کمی نے غیر تیل درآمدی اخراجات کی تخفیف میں بڑا کردار ادا کیا۔ اسی طرح نان فائلرز کے کاریں خریدنے پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے ملک میں کاروں کی فروخت میں کمی کی طرح مکمل ساختہ یونٹ کی درآمدات میں بھی کمی آئی، الگ الگ پروژوں کی شکل میں ہونے والی درآمدات کی نمو بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔ مزید برآں، درآمدی حجم میں وسیع البنیاد کمی سے پتہ چلتا ہے کہ پالیسیوں میں حصول استحکام اور طلب میں کمی کی غرض سے کی گئی مجموعی تبدیلی سے مطلوبہ نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں، جس کی عکاسی شرح مبادلہ میں ردوبدل، پالیسی ریٹ میں 200 بی پی ایس اضافے، تیل کی قیمتوں کے اضافے کو ملکی قیمتوں میں شامل کرنے، ترقیاتی اخراجات میں کمی اور کسٹم ڈیوٹی میں اضافے اور صارفی درآمدات کی بڑی تعداد پر نقد مار جن عائد کیے جانے، وغیرہ سے ہوتی ہے۔

دوم، تناسب تجارت میں بگاڑ سے ملک کے بیرونی کھاتے کو دھچکا لگا ہے۔ خصوصاً، پاکستان کی اہم درآمدات کی فی یونٹ قیمتیں، پیٹرولیم اور اس کی مصنوعات کی قیمتوں میں اس سال خاصا اضافہ ہو گیا ہے، جبکہ اہم برآمدات بالخصوص، گارمنٹس، گندم، باسمتی چاول، اور چینی کی قیمتوں میں کمی آگئی ہے (شکل 5.1)۔ برآمدات کے سلسلے میں زر مبادلہ کی وصولیوں کی نمو گذشتہ برس کی 12.4 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں محض 3.8 فیصد رہ گئی، کیونکہ متعدد اجزاء کی فی یونٹ قیمت میں کمی نے برآمدی حجم کی نمو کے ثمرات جزوی طور پر زائل کر دیے۔ دوسری جانب سہ ماہی کے دوران توانائی کی درآمدی ادائیگیاں گذشتہ چار برسوں میں بلند ترین سطح یعنی 4.1 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تیل کی عالمی قیمتیں اوسطاً 50.9 فیصد بلند ہونے سے توانائی (علاوہ ایل این جی) کی خریداری کے پست حجم کے ساتھ ساتھ غیر توانائی درآمدات میں کمی سے ہونے والی بچت کے ثمرات مکمل طور پر زائل ہو گئے۔

سوم، ملک کے لیے نجی مالی رقوم کا حصول قدرے دشوار ہو چکا ہے، کیونکہ جلد تکمیل کو پہنچنے والے منصوبوں کے باعث خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (زیادہ تر چین سے) میں 42.6 فیصد تخفیف ہو چکی ہے، اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بجلی کی نجی فرموں کی طرف سے



بیرونی قرض گیری میں کمی واقع ہوئی۔¹ مزید برآں، اس برس جزدانی سرمایہ کاری سے رقوم کا انخلا بھی بڑھا۔ ایسے حالات میں ادائیگیوں کے توازن کی مالکاری کے انتظام کی ذمہ داری کا زیادہ بوجھ سرکاری وسائل پر پڑ رہا ہے۔ یہاں بھی بین الاقوامی مالی اداروں کی فنڈنگ آتی نظر نہیں آرہی، چنانچہ پاکستان کا بیرونی حکومتوں سے فنڈنگ پر انحصار بڑھ رہا ہے۔

اس لیے، مختصر آ، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں زرمبادلہ کے ذخائر میں تخفیف اور بیرونی قرض گیری تک محدود ملکی رسائی

کے باعث بیرونی زبردستی بڑھ گئی ہے۔ ستمبر کے اختتام تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 8.4 ارب ڈالر کی سطح تک پہنچ گئے، جس سے درآمدات کی ادائیگی کی سکت دوماہ سے بھی کم رہ گئی تھی۔ یہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب جغرافیائی سیاست اور امریکہ اور چین کے مابین تجارتی تناؤ اجناس کی قیمتوں پر اثر انداز ہو رہا ہے اور پاکستانی برآمدات کے حوالے سے چند اہم مقامات کے طلبی تحریکات کو غیر یقینی صورت حال سے دوچار کر رہا ہے (جیسا کہ باکس 5.1 تذکرہ موجود ہے)۔ لہذا زرمبادلہ کے ذخائر کی مضبوطی اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ مثبت امر یہ ہے کہ حکومت نے حالیہ دنوں میں سعودی عرب، چین، متحدہ عرب امارات اور ملائیشیا سے تجارت اور سرمایہ کاری کے معاہدے کیے ہیں، اور کچھ ممالک کی جانب سے پہلے ہی قلیل مدتی ادائیگیوں کے توازن کے لیے مالی اعانت مل چکی ہے۔ اس سے قطع نظر بیرونی شعبے کی وسط تا طویل مدتی پائیداری کے حصول کی خاطر کارکردگی اور مسابقت کو ہمیز دینے والی اصلاحات اور معیشت میں محض ذاتی فوائد پر مبنی اقدامات کی حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے۔

باکس 5.1: امریکہ اور چین کے مابین تجارتی تناؤ اور پاکستان کے لیے مواقع اور مشکلات

امریکہ اور چین کے مابین حالیہ تناؤ اجناس کی قیمتوں میں بڑی حد تک ردوبدل کا موجب بنا اور اس کے باعث عالمی تجارت کے تحریکات میں غیر یقینی کی صورت حال بڑھ گئی ہے۔² 2017ء کے دوران عالمی برآمدات میں امریکہ اور چین کا مجموعی حجم 21.8 فیصد اور درآمدات میں 23.5 فیصد تھا۔³ 2017ء میں ان دو ممالک کے درمیان باہمی تجارت کا حجم 584.8 ارب ڈالر رہا، جو اس برس عالمی تجارت کا 3.3 فیصد حصہ تھا۔

¹ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں سال بسال بنیاد پر یہ کمی (51.3 فیصد) بڑی حد تک چین سے ہوئی۔ یہ امر چین پاکستان اقتصادی راہداری سے متعلق جلد مکمل ہونے والے توانائی منصوبوں پر پیش رفت کے باعث سامنے آیا، ان منصوبوں میں سے زیادہ تر پائپ لائنیں مکمل ہو چکی ہیں یا مکمل کے قریب ہیں۔

² مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں اب تک آئی ایم ایف، عالمی بینک اور عالمی تجارتی ادارے (ڈی پی او) نے عالمی شرح نمو اور تجارتی حجم کی پیش گوئیوں میں کمی کر دی ہے۔

³ ماخذ: بین الاقوامی تجارتی مرکز

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جولائی 2018ء سے امریکہ اور چین کے مابین 360.0 ارب ڈالر کی اشیا کی تجارت پر اضافی ٹیرف عائد کر دیے گئے ہیں، یہ رقم گزشتہ برس دونوں ممالک کے مابین ہونے والی تجارت کا 61.6 فیصد تھی۔ چین کی 260.0 ارب ڈالر کی برآمدات کو امریکہ میں اب بلند تر ٹیرف کا سامنا ہے جس سے چین کو شدید چھکا لگا ہے، دوسری جانب 100.0 ارب ڈالر کی امریکی برآمدات چین کے جوابی ٹیرف سے متاثر ہو رہی ہیں۔ یہ ٹیرف ان کے علاوہ ہیں جو امریکہ نے مئی 2018ء میں لوہے اور فولاد کی تمام مصنوعات پر عائد کیے تھے۔

اضافی ٹیرف عائد ہونا پاکستان کو چند لچپ مواقع کے ساتھ ساتھ کچھ مشکلات پیدا کرنے کا باعث بنا۔ ثابت امر یہ ہے کہ کلیدی غذائی اجزاء جیسے چاول، سمندری غذا اور سویا بین (بیج اور تیل دونوں)۔ توجہ کا مرکز بن گئے ہیں، جو پاکستان کو اپنا تجارتی خسارہ کم کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ دوسری طرف امریکہ کی جانب سے حالیہ مہینوں میں ٹیرف عائد ہونے کے بعد لوہے اور فولاد کی قیمتوں کی تغیر پذیری پاکستانی نکتہ نظر سے مشکلات کا باعث ہے۔

پاکستان کی برآمدات پر اثرات

ان دو ممالک کی جانب سے جن ہزاروں اجزاء پر اضافی ٹیرف عائد کیے گئے ہیں، ان میں پاکستان کی برآمدات کے حوالے سے مصنوعات کی تین اقسام اہمیت کی حامل ہیں: یعنی سمندری غذا، چاول اور کپاس (خام کپاس، کپڑا اور دھاگہ)۔ بالخصوص، ٹیرف عائد ہونے کے بعد اب سمندری غذا کی امریکی برآمدات چین کے لیے خاصی مہنگی ہو گئی ہیں، بالکل اسی طرح کہ جیسے چاول اور کپاس کی چینی برآمدات امریکہ کے لیے مہنگی ہوئیں۔

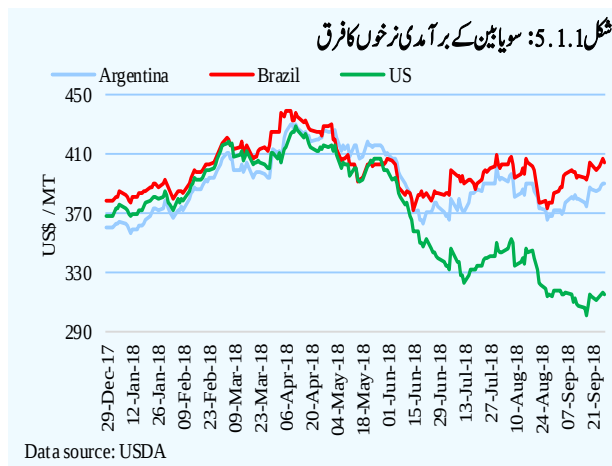
سمندری غذا: چین سمندری غذائی اجزاء کا ایک بڑا عالمی درآمد کنندہ ہے اور 2017ء میں اس نے امریکہ سے مجموعی طور پر اپنی سمندری غذائی ضروریات کا 16.3 فیصد (مالیت 1.3 ارب ڈالر) درآمد کیا۔ چین زیادہ تر لوہے، اوکسٹر، فلیٹ فش اور سارڈینز درآمد کرتا ہے۔ اب ان سب پر اضافی ٹیرف لاگو ہیں، اور یہ سب پاکستان بھی درآمد کرتا ہے۔ مالی سال 18ء میں پاکستان کی جانب سے دنیا بھر میں ان مخصوص مصنوعات کی برآمدات کا حجم 338.9 ملین ڈالر رہا اور مالی سال 18ء میں سمندری غذائی اجزاء کی مجموعی ملکی برآمدات میں ان کا حصہ 75.1 فیصد رہا۔ جیسا کہ سمندری غذائی اجزاء کی امریکی برآمدات اب چین کے لیے خاصی مہنگی ہو چکی ہیں، اس لیے پاکستانی درآمد کنندگان چینی منڈی میں اپنا درآمدی حجم بڑھا سکتے ہیں۔

پاکستان کی درآمدات پر اثرات

اگرچہ پاکستان سویا بین کی قیمتوں میں منظم رجحانات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن تجارتی تناؤ کے باعث اس کی لوہے اور فولاد کی درآمدات کو دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

سویا بین: چین دنیا میں سویا بین کا سب سے بڑا درآمد کنندہ ہے، اور امریکہ، برازیل کے بعد اس جنس کا دوسرا سب سے بڑا پیدا کار اور برآمد کنندہ ہے۔ یہ امر اہم ہے کہ سویا بین امریکہ کا چین کو برآمد کیا جانے والا سب سے بڑا واحد جز ہے، 2017ء میں امریکہ نے جتنا بھی سویا بین برآمد کیا، اس کا 56.9 فیصد چین کو بھیجا اور امریکہ کی چین کو کل برآمدات میں سویا بین کا حجم 9.4 فیصد تھا۔

ان حرکات کے پیش نظر جولائی 2018ء میں جب کہ چین نے جوابی ٹیرف کا پہلا مرحلہ نافذ کیا تو سویا بین اس کا ہدف بننے والے ابتدائی اجزاء میں شامل تھا۔ پھر چین نے سویا بین کی طلب برازیل اور ارجنٹائن سے پوری کرنا شروع کر دی۔ اس کے نتیجے میں برازیل اور ارجنٹائن کی سویا بین کی برآمدی قیمتیں بڑھ گئیں، جبکہ ٹیرف



کے نافذ العمل ہونے کے بعد امریکی برآمدات کی قیمتیں کم ہو گئیں (شکل 5.1.1)۔ اس سے پاکستان میں خوردنی تیل کی ملوں کو یہ موقع ملا ہے کہ وہ امریکہ سے خریداری کر کے بلحاظ مالیت سویا بین اور اس کے بیج کی درآمدات میں کمی لاسکیں، جہاں اس کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ پہلے ہی سے اس تبدیلی کے وقوع پذیر ہونے کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔ سویا بین (بیج اور تیل دونوں) کے حوالے سے پاکستان کا برازیل سے مجموعی درآمدی حجم مالی سال 17ء کے 58.4 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 18ء میں 49.5 فیصد رہ گیا، جبکہ

امریکہ سے درآمدات کا حصہ 32.1 فیصد سے بڑھ کر 45.4 فیصد ہو گیا۔ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ 2018-19ء میں اس کا تخمینہ شدہ ذخیرہ ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ جانے کی وجہ سے امریکہ میں اس کی قیمتیں کم سطح پر رہیں گی تو امریکہ سے سویا بین کی درآمدات بڑھانے سے پاکستان کو زرمبادلہ کی مزید بچت ہوگی۔⁴ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس تحریک کے سبب پاکستان میں سویا بین کی درآمد میں بھی مدد ملی، کیونکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران درآمدی یونٹ مالیت 20.3 فیصد کم تھی۔

لوہا اور فولاد: جب سے لوہے اور فولاد کی قیمتیں امریکی ٹیرف کی زد میں آئی ہیں تب سے ان کی قیمتیں تغیر پذیر ہو گئی ہیں۔ یہ ٹیرف دوسروں میں لاگو ہوئے۔ پہلے مرحلے کے دوران مئی 2018ء میں امریکہ نے اپنی لوہے اور فولاد کی 44.0 فیصد درآمدی مصنوعات پر اضافی ٹیرف عائد کیے۔ اس ٹیرف سے چین کے بجائے خاص طور پر امریکہ کے پڑوسی اور اتحادی ممالک (بالخصوص کینیڈا، میکسیکو، جنوبی کوریا اور جاپان) متاثر ہوئے۔ تاہم برآمدی کوٹے پر متفق ہونے کے بعد ان میں سے چند ممالک کو ٹیرف سے استثناء مل گیا۔ اگرچہ چین مجموعی طور پر امریکہ کو لوہے اور فولاد کی مصنوعات برآمد کرنے والا سب سے بڑا برآمد کنندہ ہے، تاہم اس کا حصہ ان مصنوعات میں بہت کم ہے جنہیں اضافی ٹیرف کا سامنا ہے (جدول 5.1.1)۔

ستمبر 2018ء میں تجارت مخالف اقدامات پورے زور و شور سے جاری رہے، اس موقع پر امریکہ نے چین سے لوہے اور فولاد کی درآمدی مصنوعات کے بڑے حصے (49.1 فیصد) کو ہدف بنایا (جو پہلے کے ٹیرف میں شامل نہیں تھا)، اور اس پر اضافی ٹیرف عائد کیے۔ چین، امریکہ کو ان مصنوعات کا سب سے بڑا واحد برآمد کنندہ تھا اور جنوری تا ستمبر 2018ء کے دوران اس کا منڈی میں حصہ 27.0 فیصد رہا۔

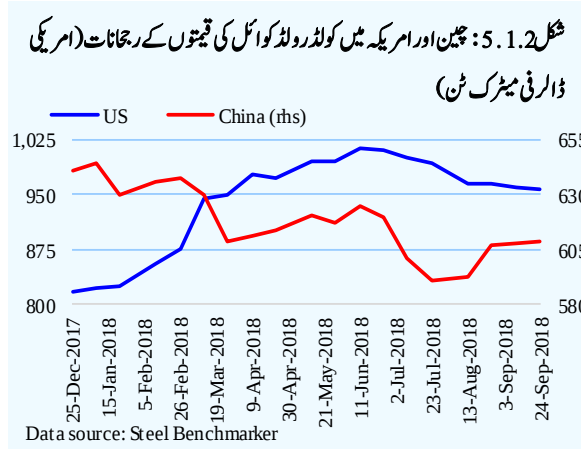
چین میں فولاد کی قیمتیں بھی پیچیدہ صورت حال کی تصویر کشی کرتی ہیں۔ 2018ء کی پہلی ششماہی کے دوران قیمتیں گر رہی تھیں کیونکہ اس بابت غیر یقینی صورت

⁴ امریکی محکمہ زراعت کے مطابق امریکہ میں ستمبر 2019ء تک سویا بین کے ذخائر دگنے سے زائد ہو کر 885.0 ملین بشل تک جا پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جبکہ ستمبر 2018ء میں اس کی پیداوار 438.0 ملین بشل رہی تھی۔ اس فصل میں بڑی حد تک اضافہ علاوہ از چین بڑھتی ہوئی عالمی طلب اور ذخائر میں تخمینے کے مطابق بڑھنے کے باعث ہوا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.1.1: امریکہ کی لوہے اور فولاد کی تمام مصنوعات پر ٹیرف کا نفاذ ہو رہا ہے					
مالیت (امریکی ملین ڈالر)		نمو (فیصدی تبدیلی، سال بسال)		حصص (فیصد)	
2017ء	جون تا ستمبر 2018ء	2017ء	جون تا ستمبر 2018ء	2017ء	جون تا ستمبر 2018ء
کینیڈا	5,152.2	1,654.7	27.6	-3.4	18.2
جنوبی کوریا	2,790.9	692.1	18.9	-36.6	9.9
میکسیکو	2,411.5	861.3	26.9	-0.7	8.5
برازیل	1,869.2	934.3	55.6	40.8	6.6
جاپان	1,653.4	522.6	0.9	-12.8	5.9
جرمنی	1,506.8	500.4	17.5	-8.2	5.3
روس	1,387.4	398.6	107.2	-30.5	4.9
چین	1,001.7	254.4	8.4	-30.8	3.5
دیگر	10,466.4	3,331.1	39.9	-15.0	37.1
مکمل	28,239.4	9,149.5	31.4	-11.5	-

اعداد و شمار کا ماخذ: امریکی محکمہ مردم شماری



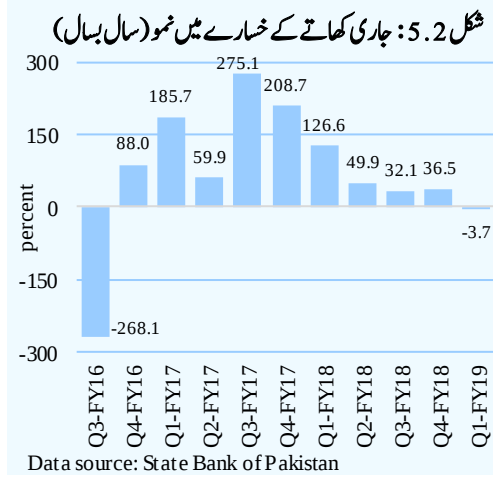
حال تھی کہ امریکہ کس حد تک تحفظ تجارت کے اقدامات کرے گا۔ مزید یہ کہ اس برس چینی معیشت میں سرگرمیاں ماند پڑنے سے، جس سے فولاد کی طلب متاثر ہوئی ہے، قیمتوں میں مزید کمی ہوئی۔ تاہم اگست 2018ء سے چینی فولاد کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں (شکل 5.1.2)، اس کی جزوی وجہ سردی کے مہینوں میں فولاد کی پیداوار میں متوقع کمی ہے کیونکہ چین خطرناک گیسوں کا اخراج محدود اور اسموگ پر قابو پانے کے لیے کوشاں ہے۔

اس تمام غیر یقینی صورت حال نے پاکستان کے لیے مشکلات

پیدا کر دی ہیں، کیونکہ ملک میں درآمدی لوہے اور فولاد (اسکرپ اور تیار مصنوعات دونوں) کی یونٹ مالیت خاصے اتار چڑھاؤ کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ پاکستان اپنا زیادہ تر فولاد چین سے درآمد کرتا ہے مگر اس کے فولاد کی درآمدی یونٹ مالیت میں کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ تاہم، پاکستان نے اپنی معیشت کو استحکام دینے کی کوششیں کی ہیں، جس کے نتیجے میں مجموعی معاشی سرگرمیوں میں سست روی پیدا ہوئی، اور اسی بنا پر پہلے ہی لوہے اور فولاد کی درآمدی مصنوعات کی طلب کم ہو چکی ہے۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان اجزاء کی درآمدات کا حجم سال بسال بنیاد پر پہلے ہی 10.1 فیصد کم ہو چکا ہے۔

5.2 جاری کھاتہ

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں مشینری کی گرتی ہوئی طلب کے ساتھ ساتھ حال ہی میں حکومت کی جانب سے طلب کو کم کرنے کے اقدامات کے باعث درآمدی ادائیگیوں کی نمورک گئی۔ اس کے ہمراہ کارکنان کی ترسیلات زر اور برآمدات میں مستحکم اضافے سے جاری



کھاتے کے خسارے میں سال بسال بنیاد پر 3.7 فیصد کی کمی واقع ہوئی، جو گزشتہ 10 سہ ماہیوں میں پہلی مرتبہ ہونے والی کمی تھی (شکل 5.2)۔

اگست اور ستمبر کے مہینے میں اس جدت طرازی کا مشاہدہ کیا گیا؛ جولائی 2018ء میں جاری کھاتے کا خسارہ 2.1 ارب ڈالر کی سطح پر جا پہنچا تھا، کیونکہ اس ماہ ملک نے تیل کی خریداری کے بقایا جات کی ادائیگی کی تھی۔ اس ماہ کے دوران تیل کی ادائیگیاں سال بسال بنیاد پر 69.6 فیصد اضافے سے 1.8 ارب ڈالر ہو گئی تھیں، ایک ماہ کی یہ بلند ترین سطح ہے۔

جدول 5.2: پاکستان کی خدمات میں تجارت

ملین امریکی ڈالر

نمو (فیصد)	پہلی سہ ماہی میں	م 17ء	م 18ء	م 19ء
برآمدات	1,204	1,312	1,290	9.0
درآمدات	2,366	2,588	2,194	9.4
تجارتی توازن	-1,162	-1,276	-904	9.8

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

جدول 5.3: پہلی سہ ماہی کے دوران کلیدی خدمات کی درآمدات

م 17ء	م 18ء	م 19ء
907	946	864
590	611	418
111	119	112
430	536	527
119	158	119
209	218	154
2,366	2,588	2,194

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

خدمات کا کھاتہ⁵

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں خدمات کے کھاتے کا خسارہ 29.2 فیصد کم ہو کر 0.9 ارب ڈالر رہ گیا۔ باوجود اس کے کہ خدمات کی برآمدات میں 1.7 فیصد کمی ہوئی لیکن خدمات کی درآمدات کے لیے ادائیگیوں میں 15.2 فیصد کمی کے سبب خدمات کے کھاتے کا خسارہ نسبتاً قابو میں رہا (جدول 5.2)۔

اہم امر یہ ہے کہ خدمات کی درآمدات میں کمی وسیع البینا د تھی، کیونکہ ٹرانسپورٹ، سفر اور حکومتی خدمات کی درآمدات ان سب میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی (جدول 5.3)۔ ٹرانسپورٹ کے زمرے میں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اشیاء کے درآمدی حجم میں کمی کی وجہ سے بار برداری کی

⁵ اس سیکشن میں کیا جانے والا تجزیہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے مرتب کردہ اعداد و شمار کی بنیاد پر کیا گیا۔ یہ اعداد و شمار ٹی پی ایم 6 (ای پی او ایس-2010ء) کی درجہ بندی کے مطابق اور ایم ایس آئی ٹی ایس-2010ء سے ہم آہنگ ہیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.4: پہلی سہ ماہی میں کارکنوں کی ترسیلات زر بلحاظ محلہ ملین امریکی ڈالر

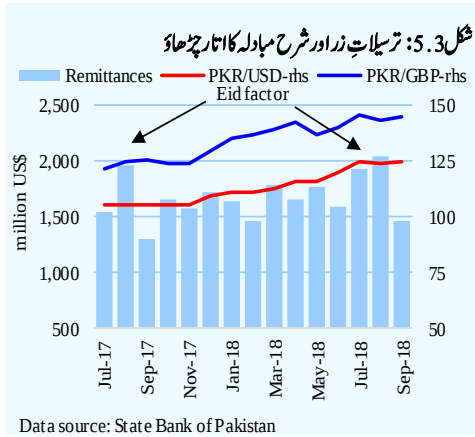
م س 19ء	م س 18ء	م س 17ء
5,420	4,790	4,740
2,985	2,869	2,975
1,263	1,228	1,324
1,196	1,078	1,076
526	563	576
2,434	1,921	1,766
759	643	550
828	626	613
166	160	123
681	492	480

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

خدمات میں 20.0 فیصد کمی ہوئی۔ اس کے برخلاف مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات کی باربرداری میں 26.9 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرون ملک سفری خدمات میں 31.6 فیصد کمی ہوئی جس کی وجہ بالخصوص شہریوں کی جانب سے بیرون ملک سیاحت اور تعلیمی اخراجات پورے کرنے کی غرض سے زر مبادلہ کی خریداری تھی۔ جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 3.5 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں حج کا دورانیہ بھی شامل ہے جب عموماً عمرے اور دیگر مذہبی سرگرمیاں کم ہو جاتی ہیں۔

مزید برآں، روپے کی قدر میں تخفیف کے بعد بلند سفری لاگت سے بھی ان خدمات کی طلب میں کمی آسکتی ہے۔

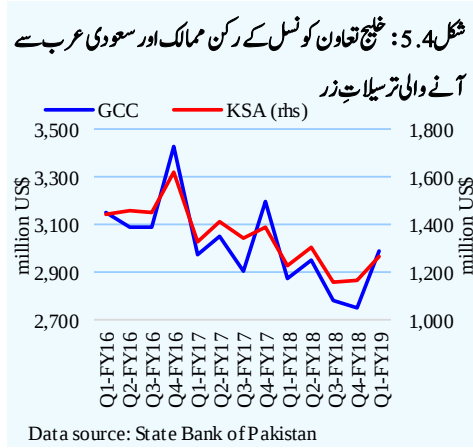


کارکنان کی ترسیلات زر

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارکنان کی ترسیلات زر 13.2 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا اور پہلی مرتبہ کسی سہ ماہی میں رقوم کی آمد 5.0 ارب ڈالر کی حد عبور کر گئی۔

ترسیلات زر میں نمایاں اضافہ خلیج تعاون کونسل کے رکن ممالک کے علاوہ ریاستوں خصوصاً امریکہ اور برطانیہ سے ہوا (جدول 5.4)۔ اسے کئی عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اول، ترقی یافتہ

ممالک کی معاشی سرگرمیوں میں اضافے سے ہو سکتا ہے کہ وہاں مقیم پاکستانیوں کو سہولت ملی ہو، اس لیے انہوں نے اپنے اہل خانہ کو زیادہ رقوم بھیجیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عموماً عید الاضحیٰ سے پہلے کے مہینوں میں عام طور پر رقوم کی آمد میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ بیرون ملک مقیم پاکستانی قربانی کے جانوروں کی خریداری کے لیے اپنے گھروں پر رقوم بھیجتے ہیں (شکل 5.3)۔



اہم امر یہ ہے کہ عمومی طور پر اس سہ ماہی میں خلیج تعاون کونسل کے رکن ممالک اور خصوصی طور پر سعودی عرب سے آنے والی ترسیلات زر تھوڑی سی بڑھیں، جو محض وقتی ہو سکتا ہے۔ چونکہ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں ان خطوں سے آنے والی ترسیلات زر میں کبھی کبھار اضافے جبکہ بالعموم کمی کا رجحان رہا ہے (شکل 4.5)۔ تاہم مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں خلیج تعاون کونسل اور سعودی عرب سے آنے والی رقوم میں بالترتیب 4.0 فیصد اور 2.8 فیصد اضافہ ہوا۔ ممکن ہے کہ حالیہ مہینوں کے دوران خطے میں پاکستانی کارکنوں کی ملازمتوں کے خاتمے کی رفتار کم ہو گئی ہو، جس کے باعث خلیج تعاون کونسل کے ممالک سے آنے والی ترسیلات زر میں کمی کے بعد اضافے کا آغاز ہو گیا ہو۔ تاہم ابھی یہ دیکھنا ہو گا کہ آیا یہ معکوس رجحان آگے چل کر جاری رہے گا یا نہیں۔

کارکنوں کی ترسیلات زر پاکستان کے مستقل تجارتی خسارے کی مالکاری کا کلیدی ذریعہ رہی ہیں۔ یہ امر مزید اہم ہے کہ اس کے نتیجے میں ادائیگی اور نہ ہی کوئی واپسی کی ذمہ داری جنم لیتی ہے۔ عموماً، ایسے واجبات جاری کھاتے کے توازن کو دباؤ میں رکھتے ہیں، بالخصوص جب تجارتی خسارہ بڑھ جائے۔ یہ امر باعث حیرت نہیں کہ حکومت ملک میں ترسیلات زر کے بہاؤ کو سہارا دینے کے لیے پُر عزم ہے۔ باکس 5.2 میں پاکستان میں ترسیلات زر کی آمد میں سہولت کی غرض سے حکومت اور اسٹیٹ بینک کے متعدد اقدامات کی تفصیلات موجود ہیں۔

باکس 5.2: کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے کے لیے حکومتی معاونت

گذشتہ دو برسوں سے تیل کی پست قیمتوں اور خلیجی ممالک کی جانب سے قومیانے کی پالیسیوں اور مالیاتی کجگانی کے اقدامات کے سبب ترسیلات زر دباؤ کا شکار رہی ہیں۔

چونکہ کارکنوں کی ترسیلات زر پاکستان کے ادائیگیوں کے توازن کو سہارا دینے کا ایک کلیدی ذریعہ رہیں ہیں، اس لیے حکومت نے ملک میں ان رقوم کی آمد بڑھانے کی غرض سے اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ اس ضمن میں پاکستان کو قطر کی جانب سے ایک لاکھ پاکستانی کارکنوں کو ملازمتیں دینے کے اعلان پر جلد عملدرآمد کی توقع ہے۔⁶ مزید برآں، حکومت کی تجویز کے بعد سعودی عرب پاکستانی کارکنوں کے لیے ویزہ فیس کم کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اس اقدام سے سعودی عرب میں

⁶ وزیراعظم آفس کی جانب سے 19 اکتوبر 2018ء کو جاری کردہ پریس ریلیز۔ http://www.pmo.gov.pk/news_details.php?news_id=897
مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں پہلے ہی روزگار کے لیے قطر جانے والے پاکستانیوں کی تعداد میں سال بنیاد پر 80.6 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے۔ (ماخذ: ہیورڈ آف انگریجیشن اینڈ اوور سیز ایپلانمنٹس)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

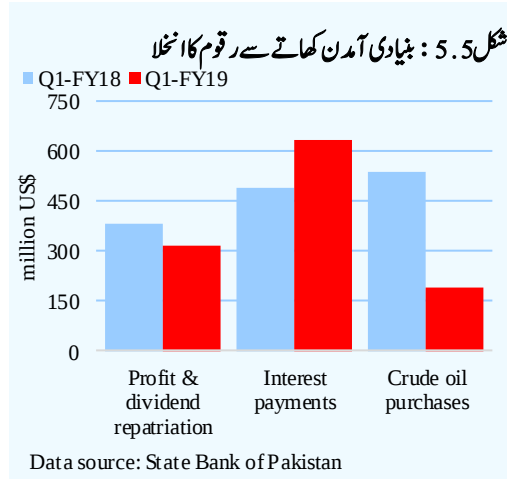
پاکستانی کارکنوں کی تعداد بڑھے گی۔ مزید برآں، حکومت پاکستانی کارکنوں، بالخصوص مشرق وسطیٰ میں مقیم افراد کا سروے کر رہی ہے تاکہ ان کی آرا کی مدد سے ملک میں ترسیلات زر بھیجنے کے عمل میں مزید سہولتیں اور مراعات دی جاسکیں۔

حکومت کے ساتھ اسٹیٹ بینک نے بھی سمندر پار پاکستانیوں کو ترسیلات زر قانونی ذرائع سے بھیجنے کے حوالے سے مراعات دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔

- اسٹیٹ بینک نے مجاز ڈیلروں (بینکوں) کو یہ اجازت دیدی ہے کہ وہ غیر ملکی کرسپانڈنٹ اداروں کے ذریعے کاروبار تا صارف (پی ٹی سی)، اور صارف تا کاروبار (سی ٹی پی) لین دین موجودہ یا نئی ملکی ترسیلات زر ایجنسی بندوبست کے تحت کریں۔
- کاروبار تا صارف لین دین میں کوئی بھی فرد فری لانس اور اطلاعی خدمات کی فراہمی کے عوض ماہانہ 1500 ڈالر تک وصولی کا مجاز ہے۔ کمپیوٹر اور اطلاعی خدمات کے علاوہ خدمات فراہم کنندگان کو ماہانہ 1500 ڈالر تک وصولی کی اجازت ہے۔ اب انفرادی پنشنرز بھی ترسیلات زر کی مد میں ماہانہ ڈھائی لاکھ روپے تک وصول کر سکتے ہیں۔
- دریں اثنا، سمندر پار پاکستانی صارف تا کاروبار لین دین میں یو ٹیلیٹی بلز، ہائر ایجوکیشن کمیشن سے توثیق شدہ اداروں کی فیسیں، بیمہ پر بیمہ ز اور سپر اسٹورز اور کریڈٹ کارڈز کے چارجز کی براہ راست ادائیگی کر سکتے ہیں۔ سمندر پار پاکستانیوں کو معروف رینیل اسٹیٹ بلڈرز / ڈویلپرز اور ہاؤسنگ سوسائٹیوں سے رہائشی اور کمرشل پلاٹوں، گھروں، فلیٹوں کی خریداری کے لیے بھی رقم کی ترسیل اجازت دی گئی ہے۔ تاہم کسی انٹرپرائز میں ایکویٹی شراکت کی غرض سے ترسیلات زر کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
- مزید برآں، حکومت نے ترسیلات زر وصول کرنے والے موبائل والٹ صارفین کی مراعات بڑھادی ہیں، اب ان صارفین کو ایک امریکی ڈالر کی ترسیل پر دو روپے تک کا موبائل ایئر ٹائم حاصل ہوگا، قبل ازیں ایک روپے کا ایئر ٹائم دیا جاتا تھا۔ اسی طرح وہ انکس چھینج کمپنیاں اور بینک جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 15.0 فیصد زائد ترسیلات زر ملک میں لائے، انہیں بھی ہر اضافی ڈالر پر ایک روپیہ اضافی ملے گا۔

بنیادی آمدنی

مالی سال 19ء کے دوران بنیادی آمدنی خسارہ 3.9 فیصد اضافے کے ساتھ 1.1 ارب ڈالر ہو گیا۔ یہ امر سودی ادائیگیوں میں 30.0 فیصد اضافے اور ملک میں کام کرنے والی بیرونی فرموں کی جانب سے منافع اور منافع منقسمہ کو واپس لے جانے میں ہونے والی 17.5 فیصد نمو کے باوجود ہوا (شکل 5.5)۔ تاہم، خام تیل کی خریداری میں نفع کی واپسی 64.6 فیصد کم ہوئی، جس کے سبب سودی ادائیگیوں اور منافع کی واپسی میں ہونے والے بھرپور اضافے کے اثرات زائل ہو گئے۔



پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 19ء

جدول 5.5: پاکستان میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (بلجاوے شعبہ)				
ملین (امریکی ڈالر)	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی
م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء	م 19ء
تعمیرات	124.8	226.1	176.0	181.6
بجلی	205.3	406.6	111.3	273.9
مالی کاروبار	190.1	86.0	85.0	39.1
ذخائر کی تلاش اور پیداوار	52.8	53.9	46.2	39.6
ادویہ سازی	0.8	1.2	12.1	1.1
ٹیکسٹائلز	10.8	15.0	10.8	13.1
ٹیلی مواصلات	62.8	-78.0	3.2	112.1
دیگر	118.0	156.1	191.5	163.3
مکمل	765.2	867.0	636.0	823.8
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک	439.5			

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر ملکی کمپنیوں نے خام تیل کی خریداری پر 190.0 ملین ڈالر کا منافع واپس بھیجا، جو گزشتہ برس کے 537.0 ملین ڈالر سے خاصا تھا۔ سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت کے حجم میں کمی کی وجہ سے منافع کی واپسی میں بھی کمی واقع ہوئی۔

5.3 مالی کھاتہ

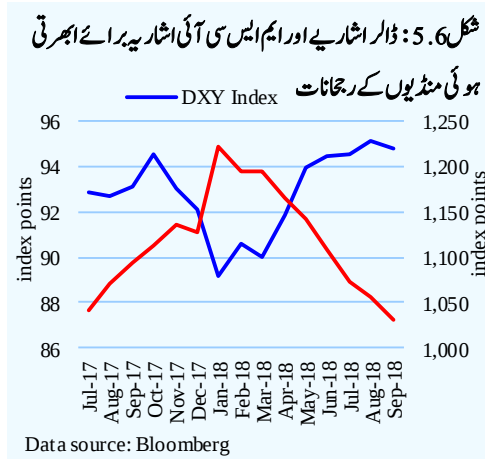
مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں مالی کھاتے میں رقوم کی آمد 27.9 فیصد اضافے سے 2.4 ارب ڈالر ہو گئی جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 1.9 ارب ڈالر

موصول ہوئے تھے۔ یہ تمام اضافہ بیرونی قرضوں / واجبات کے باعث ہوا کیونکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں نہ صرف بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کم ہوئی بلکہ جزدانی سرمایہ کاری سے رقوم کا انخلا بھی بلند رہا۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان میں آنے والی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 42.6 فیصد کم ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ چین پاک اقتصادی راہداری کے تحت کئی جلد مکمل ہونے والے منصوبے تکمیل کے قریب ہیں، توانائی کے شعبے میں چین سے آنے والی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں سُست روی آئی ہے۔ تاہم مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تعمیری شعبے میں چینی سرمایہ کاری بڑھی، اور اس کے نتیجے میں چین، سہ ماہی کے دوران 64.0 فیصد کی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے ساتھ، بدستور پاکستان میں سب سے بڑا سرمایہ کار ملک بنارہا (جدول 5.5)۔

چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے سلسلے میں چین پاکستان اقتصادی راہداری سے متعلقہ رقوم کی آمد کے علاوہ کوئی اور اہم سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی۔ گزشتہ دو برسوں میں پاکستان کے اندر سی پیک کے علاوہ جو سرمایہ کاری ہوئی وہ زیادہ تر چند غیر برآمدی اشیا سازی کے شعبوں میں مرکوز رہی ہے، جیسے، توانائی، تعمیرات، مالی کاروبار، تیل و گیس کی تلاش، ٹیلی کمیونیکیشن اور غذا۔ درحقیقت، گزشتہ پانچ برسوں میں پاکستان کو جو سالانہ اوسط براہ راست بیرونی سرمایہ کاری موصول ہوئی، اس میں سے 80.6 فیصد ان ہی چھ شعبوں میں گئی۔ اس کے برخلاف اسی عرصے میں ٹیکسٹائلز اور چمڑے کی مصنوعات جیسے کلیدی برآمدی شعبوں میں اوسطاً صرف 1.3 فیصد

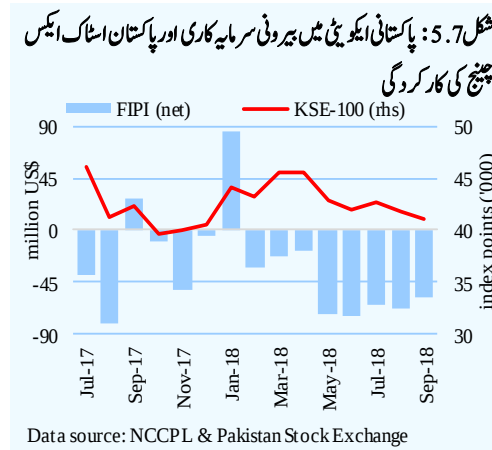


خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ہوئی۔ لہذا ٹیکسٹائلز اور چمڑے کی مصنوعات جیسے برآمدی اشیاء سازی کے شعبوں میں بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سے ملکی برآمدات کو تقویت دینے میں مدد مل سکتی ہے۔⁷

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

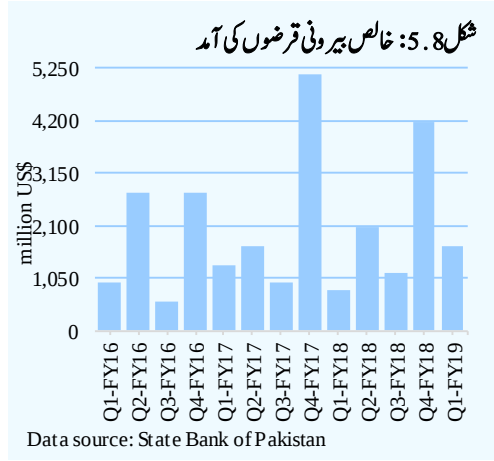
مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جزدانی سرمایہ کاری کا خالص انخلا بلند یعنی 185.0 ملین ڈالر رہا، جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے کے دوران اس کا حجم 126.0 ملین ڈالر رہا تھا۔ یہ انخلا مکمل طور پر نجی سرمایہ کاری کے باعث ہوا۔

فیڈرل ریزرو کی جانب سے زری سختی کے بعد حالیہ دنوں میں اہم کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر مستحکم ہوئی، جس کے باعث عالمی فنڈ منیجر نے اپنی جزدانی صورت حال کی دوبارہ تطبیق کی۔ اس کے سبب دنیا بھر کی ابھرتی ہوئی ایکویٹی منڈیوں سے جزدانی سرمایہ کاری کا انخلا ہوا (شکل 5.6)۔



اسی طرح پاکستان میں بھی ایکویٹی منڈی مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دباؤ میں رہی، اور گزشتہ برس 90.6 ملین ڈالر کی خالص فروخت کے مقابلے میں اس سال خالص بیرونی فروخت کا حجم 189.0 ملین ڈالر رہا (شکل 5.7)۔ عالمی عوامل کے علاوہ جن کے باعث نجی ایکویٹی کا انخلا ہوا، ملکی عوامل جیسے کمزور معاشی اظہار یوں (خصوصاً بیرونی کھاتے کی صورت حال) کی وجہ سے غیر یقینی صورت حال کی بنا پر سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال نہ ہو سکا۔

⁷ وزارت تجارت تجارت سے متعلق سرمایہ کاری پالیسی فریم ورک 2015-23ء کے مسودے کے مطابق پاکستان میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں ہونے والی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کارکردگی میں بہتری لانے کے بجائے منڈی میں حصہ بڑھانے تک محدود رہی، حالانکہ کارکردگی میں اضافہ برآمدی شعبوں کی مسابقت بڑھانے میں مددگار ہو سکتا تھا۔



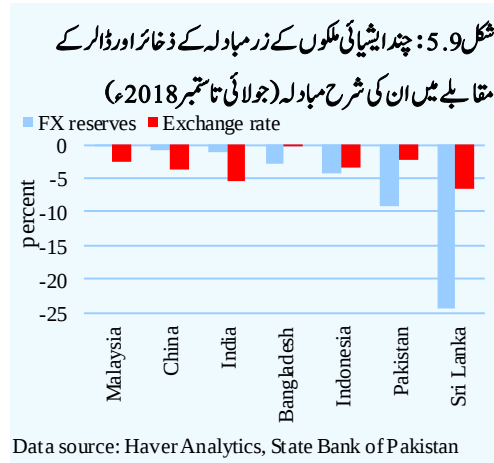
آگے چل کر بھی سرکاری سطح پر رقوم کی آمد کا بیرونی جزدانی رقوم کی آمد پر غالب رہنے کا امکان ہے، کیونکہ حکومت مالی سال 19ء کے دوران بین الاقوامی سرمایہ منڈی میں بانڈز کے اجرا سے 3.0 ارب ڈالر کے حصول کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔⁸

واجبات کی خالص ذمہ داری

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں زرمبادلہ واجبات کی خالص آمد 1.7 ارب ڈالر رہی، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے کے 0.8 ارب ڈالر کے دگنے سے بھی زیادہ ہے (شکل 5.8)۔

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت کے قلیل مدتی قرضوں کی واپسی اس کے قرضوں کی تقسیم سے بھی متجاوز ہو گئی۔ تاہم حکومت نے طویل مدتی قرضوں کی مد میں 2.0 ارب ڈالر حاصل کیے جس سے جاری کھاتے کے خسارے کو جزوی طور پر کم کرنے میں بڑی مدد ملی۔

5.4 شرح مبادلہ اور زرمبادلہ کے ذخائر

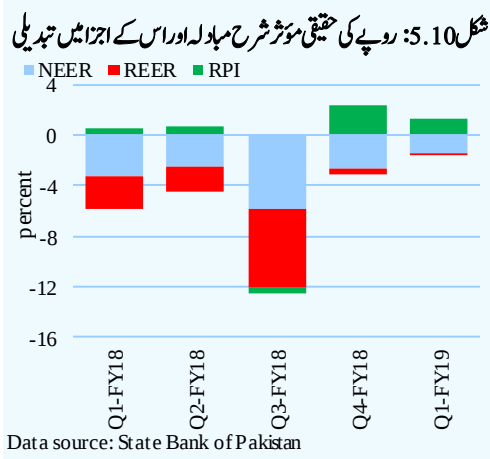


مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 1.4 ارب ڈالر کی تخفیف ہوئی۔ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں یہ تخفیف قدرے کم ہے، جب جاری کھاتے کے خسارے کی 50.0 فیصد مالکاری زرمبادلہ کے ذخائر سے کی گئی تھی۔

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کے سبب ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کا سلسلہ جاری رہا، جو 2.2 فیصد رہی۔ تاہم روپے کی قدر میں یہ تخفیف

⁸ ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن۔

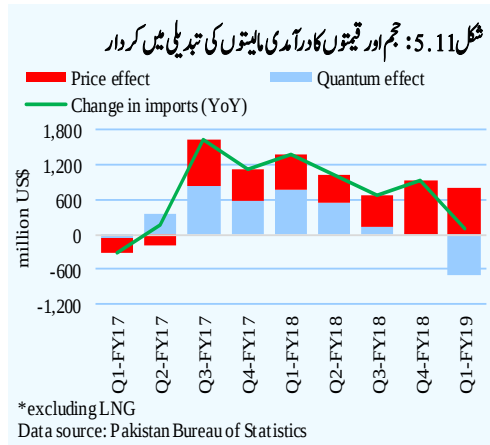
پاکستانی معیشت کی کیفیت



گزشتہ سہ ماہی (مالی سال 18ء کی چوتھی سہ ماہی) کے مقابلے میں کم رہی جب پاکستان روپے کی قدر 4.9 فیصد تک گری تھی۔ یہ امر اہم ہے کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران نہ صرف روپے کی قدر کم ہوئی بلکہ متعدد ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں (اور زر مبادلہ کے ذخائر) کی قدر بھی ڈالر کے مقابلے میں بڑی حد تک کم ہوئی (شکل 5.9)۔

مزید برآں، ملک میں مہنگائی بڑھنے کی وجہ سے زیادہ تر وہ ممکنہ مسابقتی فوائد بھی حاصل نہ ہو سکے جو پاکستان کرنسی کی قدر میں

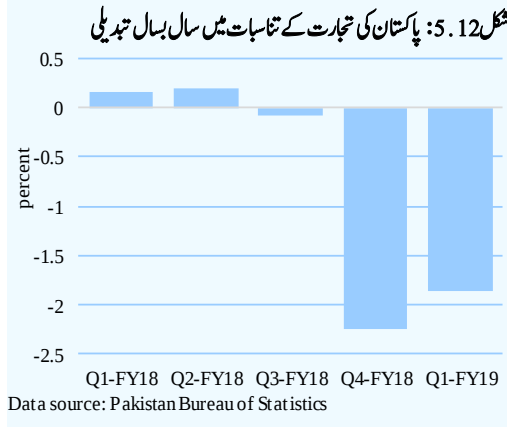
تخفیف سے حاصل کر سکتا تھا۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں فیصد 0.04 کی تھوڑی سی کمی سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف ابھرتی ہوئی منڈیوں کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں بڑی حد تک تخفیف ہوئی (شکل 5.10)۔ یہ بات یاد رکھنا اہم ہے کہ مالی سال 18ء کے دوران پاکستان کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں خاصی زیادہ یعنی 11.0 فیصد کمی ہوئی تھی، جبکہ دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں تھوڑی سی تخفیف ہوئی تھی۔



5.5 تجارتی کھاتہ⁹

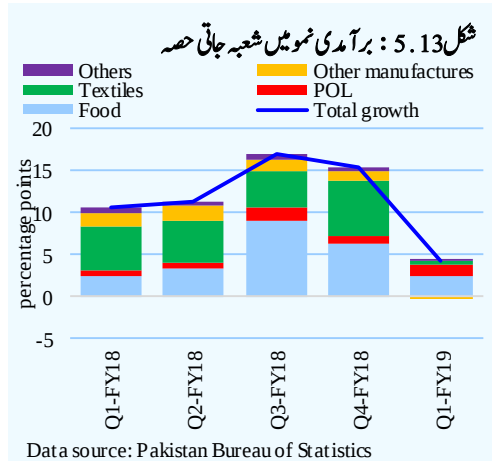
گزشتہ 11 سہ ماہیوں تک مسلسل بڑھنے کے بعد مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کا تجارتی خسارہ سال بسال بنیاد پر 2.5 فیصد کم ہو کر 8.8 ارب ڈالر رہ گیا۔ اس کمی کا منبع درآمدات کی نمو میں سست روی تھی (توانائی کی درآمدات میں قیمتوں کے باعث ہونے والے اضافے کو مشینری کی درآمدات میں کمی نے جزوی طور پر زائل کر دیا) اس کے ساتھ برآمدات میں مسلسل اضافے سے بھی مدد ملی۔

⁹ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے فراہم کردہ کسٹمز اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سیکشن کی معلومات سیکشن 5.1 میں اسٹیٹ بینک کے رپورٹ کردہ اعداد و شمار سے میل نہ کھائیں۔ اعداد و شمار کے ان سلسلوں میں فرق کو سمجھنے کے لیے براہ کرم ضمیمے میں اعداد و شمار کی توضیح ملاحظہ فرمائیے۔



سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے اخراجات کی اور سی پیک کے جلد مکمل ہونے والے بجلی کے منصوبوں کی تکمیل کے باعث بجلی کی پیداوار اور برقی آلات کی درآمدات میں کمی آئی ہے، جبکہ وسیع تر معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے ساتھ شرح مبادلہ میں ردوبدل اور طلب کم کرنے کے دیگر اقدامات کی وجہ سے توانائی اور غیر توانائی درآمدات دونوں میں کمی آئی (شکل 5.11)¹⁰ اس کے نتیجے میں دونوں کی درآمدات کے حجم میں کمی واقع ہوئی۔

تاہم، پست درآمدی حجم سے زر مبادلہ کے ذخائر کی جو ممکنہ بچت ہوئی تھی، اسے تیل کی بلند عالمی قیمتوں نے مکمل طور پر زائل کر دیا، جو گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں اوسطاً 50.9 فیصد بلند رہیں۔ برآمدی اکائی قیمتیں بھی نا موافق سمت کی جانب گامزن رہیں۔ اگرچہ گزشتہ برس کے مقابلے میں متعدد مصنوعات کا برآمدی حجم بلند رہا، تاہم پست یونٹ قیمتوں نے برآمدی آمدنی کی نمو کو دھیمّا کر دیا۔¹¹



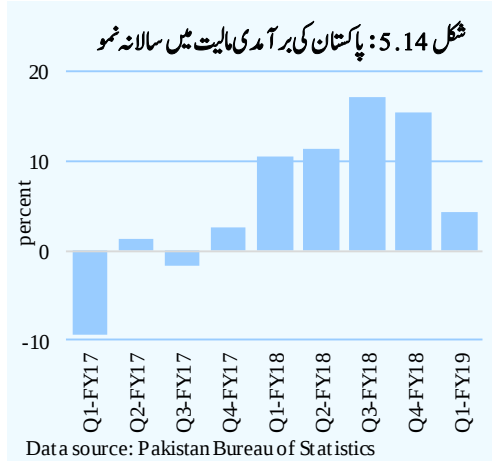
چنانچہ مالی سال 18ء کی چوتھی سہ ماہی میں پاکستان کے تناسب تجارت میں ابتری کا جو رجحان شروع ہوا، اس کے تسلسل کے سبب مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی تجارتی خسارہ بلند رہا (شکل 5.12)۔ آگے چل کر اگر یہ رجحان جاری رہا تو پھر مجموعی طور پر برآمدات کی حالیہ نمو کا تسلسل قائم رکھنا دشوار ہو جائے گا۔ اسی طرح مستقبل قریب میں زرعی برآمدات پر زراعت کا برقرار رہنا بھی ملک کی برآمدی کارکردگی کا تعین کرے گا۔

¹⁰ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی اور گاڑیوں کی فروخت اور ٹرانسپورٹ ایندھن کی فروخت میں کمی ملکی معاشی سرگرمیوں میں بالعموم سست روی کا موجب بنے۔

¹¹ یہ ممکن ہے کہ کچھ برآمد کنندگان کو، بالخصوص ملبوسات کے، امریکہ جیسی مسابقتی منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے کے لیے منافع کی شرح میں کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو۔ اس کے نتیجے میں ان کی برآمدات کی اکائی ماییت کم ہو جائیگی۔

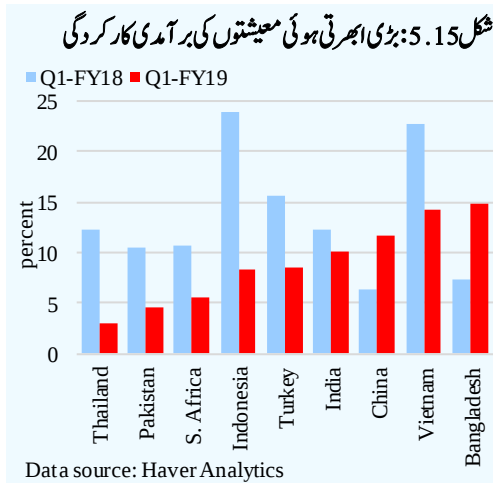
پاکستانی معیشت کی کیفیت

ایسا اس لیے ہے کہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدی نموبڑی حد تک غذائی گروپ کی مرہون منت رہی۔ بالخصوص گندم اور چینی (شکل 5.13)، اور ان دونوں اجزاء پر زراعت دیا گیا تھا۔ چینی کی برآمدات پر زراعت پہلے ہی واپس لے لیا گیا ہے، اور یہ بات غیر یقینی ہے کہ آیا پاکستانی برآمد کنندگان اپنے تین بین الاقوامی منڈی میں مسابقت سے نبرد آزما ہو سکیں گے یا نہیں۔



برآمدات

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی برآمدی نمو کا سلسلہ چھٹی سہ ماہی تک دراز ہو گیا، اس کی مالیت 4.2 فیصد بڑھ کر 5.4 ارب ڈالر ہو گئی۔ تاہم گذشتہ چند سہ ماہیوں کے مقابلے میں شرح نمو میں کمی آئی ہے (شکل 5.14)۔ اس کی بڑی وجہ پست اکائی قیمتوں کے باعث ٹیکسٹائل برآمدات میں خاصی کمی آنا تھی۔ تاہم پاکستان اس حوالے سے کوئی انوکھا ملک نہیں ہے، کیونکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں اس سہ ماہی کے دوران کئی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدی نمو بھی کمی کا شکار ہوئی ہے (شکل 5.15)۔ پاکستان کو جوبات دیگر ممالک سے منفرد بناتی ہے وہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں معتدل برآمدی نمو اور حقیقی معنوں میں کرنسی کا مستحکم رہنا ہے۔ دوسری جانب ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدی نمو میں کمی آنے کے باوجود ان کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں بھی خاطر خواہ تخفیف ہوئی (سیکشن 5.5)۔



اکائی مالیت میں کمی کے باعث ٹیکسٹائل برآمدات جامد ہو گئیں

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات سال بسال بنیاد پر 0.6 فیصد اضافے سے 3.3 ارب ڈالر ہو گئیں جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 7.9 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ تیار ملبوسات اور خام کپاس دونوں گذشتہ برس کی اچھی کارکردگی کی وجہ بنے تھے تاہم اس برس ان دونوں میں کمی آئی، اس کے باعث تقریباً گذشتہ دو برسوں میں مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو کم ترین سطح پر آ گئی۔ اس سے قطع نظر تیار ملبوسات کی برآمدات میں کمی مکمل طور پر پست اکائی

جدول 5.6: پہلی سہ ماہی میں امریکہ کی اہم ممالک سے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا مجموعی درآمدی حجم فیصد				
قسم	م 18		م 19	
	م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء
ہنگویش	3.1	3.7	3.0	1.4
کمبوڈیا	1.7	8.6	1.7	4.3
چین	52.7	4.9	52.4	5.4
جرمنی	0.7	26.9	0.8	-16.5
بھارت	7.2	10.9	7.6	5.8
انڈونیشیا	2.2	-3.9	2.0	-9.3
اٹلی	0.4	22.1	0.5	-7.5
پاکستان	3.6	-0.9	3.3	8.3
ترکی	1.1	7.5	1.2	2.7
ویت نام	7.1	5.6	7.1	7.8
امریکہ کی مجموعی درآمدات	-	5.6	-	3.2

اعداد و شمار کا ماخذ: دفتر ٹیکسٹائل و ملبوسات

قیمتوں کی وجہ سے آئی تھی، جس نے برآمدی حجم میں اضافے کے اثر کو پوری طرح زائل کر دیا۔ یورپی یونین کے مقابلے میں امریکہ تیار ملبوسات کی برآمدات میں ابتری کی بنیادی وجہ بننا تھا۔

پاکستانی برآمد کنندگان امریکی منڈی میں اپنا حصہ بڑھانے میں ناکام رہے۔ گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکہ کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی درآمدات میں بلند شرح سے اضافہ ہوا (جدول 5.6)، کیونکہ وہاں مضبوط معاشی نمو اور پست بے روزگاری کے سبب صارفین کو زائد خرچ کرنے کی ترغیب ملی۔¹² اگرچہ مصنوعی ریشے کے ملبوسات کی درآمدی طلب کی نمو گزشتہ برس کی طرح جاری رہی تاہم سوتی ملبوسات میں معکوسیت کا رجحان دیکھا گیا۔ (جدول 5.7) یہ امر مصنوعی ریشے کے ملبوسات کی قیمتوں

میں اضافے کے رد عمل میں سامنے آیا، جو پولیسٹر اور دیگر انسانی ساختہ مصنوعی ریشوں کی قیمتوں میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

امریکہ کی بلند درآمدات کے باوجود پاکستان کی مجموعی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات اس کا فائدہ نہ اٹھا سکیں اور بلحاظ حجم سال بسال بنیاد پر اس میں 0.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔ یہاں تک کہ سوتی ملبوسات کے زمرے میں بھی مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے برآمدی حجم کی نمو گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی، باوجود اس کے کہ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران سوتی ملبوسات کی امریکی درآمدات میں دوبارہ اضافہ ہوا تھا۔¹³

¹² مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران امریکہ میں کپڑوں اور ان سے منسلک مصنوعات کی خوردہ فروخت میں سال بسال بنیاد پر 5.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 1.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (ماخذ: امریکی دفتر مردم شماری)۔

¹³ پاکستانی برآمد کنندگان شاید یورپی یونین تک ڈیوٹی فری رسائی کے حصول پر زیادہ توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔

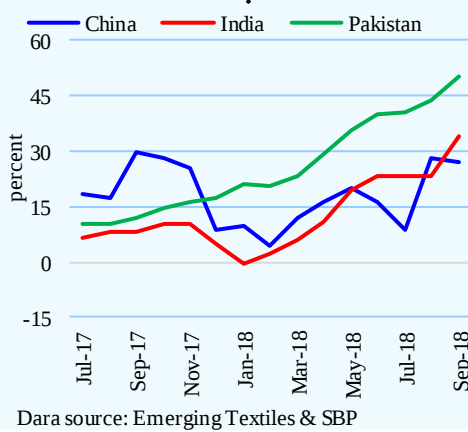
پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.7: پہلی سہ ماہی میں امریکہ کی اہم ممالک سے سوئی ملیبوسات کا مجموعی درآمدی حجم

قسم	مہو		حصہ	
	م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء
بنگلہ دیش	-3.2	5.8	11.3	11.8
کمبوڈیا	8.3	21.2	3.6	4.3
چین	-3.0	-1.5	32.5	31.6
بھارت	3.0	4.9	5.7	5.9
انڈونیشیا	-4.3	0.3	4.3	4.3
پاکستان	5.2	2.0	4.0	4.0
ترکی	11.3	-1.8	0.3	0.3
ویتنام	5.0	0.2	12.6	12.5
امریکی درآمد	-2.8	1.1	-	-

اعداد و شمار کا ماخذ: دفتر ٹیکسٹائل و ملیبوسات

شکل 5.16: بلحاظ مقامی کرنسی پی ایس ایف کی قیمتوں میں نمو



Data source: Emerging Textiles & SBP

دوسری جانب پاکستان کی غیر سوئی ملیبوسات کی امریکہ کو برآمدات میں بلحاظ حجم 14.6 فیصد کمی ہوئی، کیونکہ پولیسٹر اسٹپل ریشے (پی ایس ایف) کی مقامی کرنسی میں بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے برآمد کنندگان کے لیے لاگت کو قابو میں رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔ پولیسٹر اسٹپل ریشے کی قیمتیں چین اور بھارت کے مقابلے میں پاکستان میں زیادہ تیزی سے بڑھیں جس کے باعث پاکستان برآمد کنندگان کے لیے اپنے حریفوں سے مسابقت کرنا مشکل ہو گیا (شکل 5.16)۔

اس کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل اور ملیبوسات کے حوالے سے امریکہ کے درآمدات کے ذرائع میں بھی بتدریج تبدیلی وقوع پذیر ہو رہی ہے، جو پاکستان کے لیے نقصان دہ ہے، اس کی وجہ چین کے ساتھ تناؤ اور ابھرتی ہوئی صارفی ترجیحات دونوں ہیں۔ اول، چین کے ساتھ جاری تناؤ کے باعث امریکی خردہ فروشوں کو پست لاگتی پیدا کاروں کی تلاش کی ترغیب ملی ہے۔ اس سے مراد ایسے ممالک ہیں جنہیں تجارتی مراعات یا امریکی منڈی تک ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہو، جیسے کمبوڈیا۔ ویت نام اور بھارت جیسے رسد کاروں کو بھی فائدہ ہوا ہے۔ پاکستان کو دونوں طرح سے غیر موافق صورت حال کا سامنا ہے، کیونکہ اس کی لاگت مائل بہ بلندی ہے اور اسے امریکی منڈی تک ڈیوٹی فری رسائی بھی حاصل نہیں۔ اگرچہ پاکستان امریکی جی ایس پی اسکیم کا استفادہ کنندہ ہے مگر اس کی ٹیکسٹائل اور ملیبوسات کی مصنوعات اس اسکیم میں شامل نہیں۔

امریکہ کے مقابلے میں یورپی یونین میں پاکستانی برآمد کنندگان کی کارکردگی خاصی عمدہ رہی، جہاں وہ اپنا حصہ بڑھانے میں کامیاب

جدول 5.8: پہلی سہ ماہی میں یورپی یونین کی اہم ممالک سے ملبوسات کا مجموعی درآمدی حجم فیصد				
قسم	م 18ء		م 19ء	
	م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء
بنگلہ دیش	21.6	23.6	6.5	8.2
کیمبوڈیا	4.7	5.3	14.3	12.0
چین	43.4	38.8	0.2	-11.3
بھارت	4.6	4.4	0.1	-5.9
انڈونیشیا	1.1	1.0	-2.0	-5.8
پاکستان	4.1	4.4	13.4	4.7
ترکی	7.5	8.2	2.4	8.2
ویت نام	2.9	2.9	5.5	2.3
یورپی یونین	-	-	3.9	-0.8
مجموعی	-	-	-	-
درآمد	-	-	-	-

اعداد و شمار کا ماخذ: یورواسٹیٹ

رہے (جدول 5.8)۔ اگرچہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی طور پر یورپی یونین کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی درآمدات کی نمو میں بلحاظ حجم فی الواقع کمی ہوئی، جو اس بلاک کی جی ڈی پی میں ہونے والی نمو میں اعتماد سے ہم آہنگ ہے، تاہم تمام ملبوسات کے رسد کار اس سے یکساں طور پر متاثر نہیں ہوئے۔¹⁴ درحقیقت وہ ممالک (بنگلہ دیش، پاکستان اور کیمبوڈیا) جنہیں یورپی یونین میں ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہے، چین اور بھارت کی جگہ ان ممالک کی برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ مزید برآں، یورپی یونین کو ویت نام کی برآمدات کا تسلسل بھی قائم رہا کیونکہ دونوں فریقین آزاد تجارت کے معاہدے کی توثیق کے خاصے قریب پہنچ چکے ہیں۔¹⁵

دریں اثناء، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی خام کپاس کے برآمدی حجم میں 74.0 فیصد کمی آئی تھی، اسے 2018-19ء کے فصلی موسم میں متوقع طور پر پست مقامی پیداوار سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کے باعث اسپننگ کی صنعت نے برآمدات کے بجائے ملکی استعمال کے لیے کپاس کے ذخائر اکٹھے کیے¹⁶۔ حقیقتاً کپاس کی برآمدی مالیت میں جو ساری کمی آئی تھی، اس کی وجہ پست حجم تھا کیونکہ گذشتہ برس کے مقابلے میں اکائی قیمتیں تھوڑی سی بلند تھیں۔

امریکہ کے تحریکات میں تبدیلی اور یورپی یونین کی منڈی میں ویت نام کی رسائی میں وسعت سے آگے چل کر پاکستان کے برآمد کنندگان کو سخت صورت حال کے سامنے کا امکان ہے۔ اس سے قطع نظر کچھ اور پیش رفتیں بھی ہونے والی ہیں۔ اوّل، ستمبر میں بنگلہ دیش نے

¹⁴ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بنیاد پر 28 ملکی یورپی یونین کی حقیقی جی ڈی پی نمو کم ہو کر 1.9 فیصد رہ گئی، جبکہ پچھلی تین سہ ماہیوں کے دوران اس کی اوسط نمو 2.3 فیصد رہی ہے (ماخذ: یورواسٹیٹ)۔

¹⁵ ستمبر 2018ء میں عام کیے جانے والے معاہدے کے مسودے کے مطابق یورپی یونین نے ویت نام (ایچ ایس کوڈز 61 اور 62 کے تحت) سے کپڑوں اور ملبوسات کی مصنوعات پر ٹیرف کے فوری یا مرحلہ وار خاتمے کی تجویز دی ہے۔ فی الوقت ان میں سے کچھ مصنوعات پر 12.0 فیصد تک کا ٹیرف عائد ہے۔

¹⁶ کاٹن کراپ اسیمسٹ کمیٹی کے مطابق مقامی کپاس کی بوئی کا ہدف 8.0 فیصد کے فرق سے حاصل نہیں ہو سکا تھا اور اس کمیٹی نے پیداواری ہدف کو 25.0 فیصد تک کم کر کے 10.8 ملین گانٹھیں کر دیا تھا۔

گارمنٹ کے کارکنوں کی کم از کم اجرت میں 51.0 فیصد اضافہ کا اعلان کیا، جس پر جنوری 2019ء سے عملدرآمد ہو گا۔ ان اجرتوں میں آخری مرتبہ اضافہ 2013ء میں کیا گیا تھا۔ اس ملک کی خالص پیداواری لاگت میں اضافے سے پاکستانی برآمد کنندگان کو یہ موقع مل سکتا ہے کہ وہ یورپی یونین میں زیادہ مؤثر انداز میں مقابلہ کریں اور ممکنہ طور پر بنگلہ دیش کی جگہ اس منڈی میں اپنا حصہ بڑھائیں۔ دوم یورپی یونین جولائی 2018ء میں کمبوڈیا میں ہونے والے متنازع انتخابات کے بعد اس ملک کی یورپی یونین کو ڈیوٹی فری رسائی جاری رکھنے کا جائزہ لے رہا ہے۔ اگرچہ اس جائزہ عمل کا حتمی نتیجہ تو غیر یقینی ہے تاہم اگر کمبوڈیا کی یورپی یونین کو گارمنٹس کی برآمدات، جو خاصی تیزی بڑھ رہی ہیں (جدول 5.8)، معمول کے ڈیوٹی طریقہ کار کے تحت کردی جاتی ہے تو پاکستانی برآمد کنندگان کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔

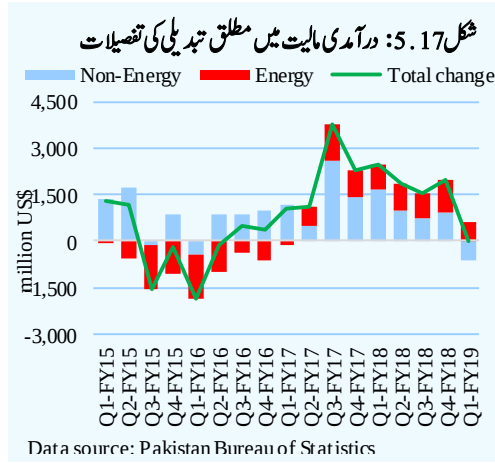
غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں غذائی گروپ کو سبقت حاصل ہے

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی غذائی برآمدات 16.7 فیصد اضافے سے 866.3 ملین ڈالر ہو گئیں، اس اضافے میں گندم اور چینی کا مجموعی طور پر 84.5 فیصد حصہ ہے۔ ان دونوں اجناس کی برآمدات میں خاطر خواہ اضافے سے ان کی پست یونٹ قیمتوں کے اثرات زائل ہو گئے کیونکہ برآمد کنندگان اس عرصے کے دوران ذرا عانت سے مستفید ہوتے رہے۔¹⁷ اس سہ ماہی کے دوران چاول کی برآمدات 2.6 فیصد کی تھوڑی سی کمی سے 312.1 ملین ڈالر رہ گئیں۔ باسمتی چاول کے برآمدی حجم میں اضافے سے اس کی یونٹ قیمتوں میں ہونے والی کمی کے اثرات زائل ہو گئے۔ گذشتہ برس کی طرح یورپی ممالک جیسے بلجیم، اٹلی، نیدرلینڈز اور برطانیہ کو چاول کی برآمدات میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔

دیگر مصنوعات میں سینٹ کی برآمدات 58.6 فیصد کے سال بسال اضافے سے 77.6 ملین ڈالر ہو گئیں۔ مالی سال 18ء کی دوسری ششماہی کے دوران ملک کے جنوبی حصے میں سینٹ کی اضافی پیداواری استعداد پیدا ہونے کے باعث اس خطے کی فرمیں غیر ملکی خریداروں کو فروخت کے لیے بھرپور انداز سے کوشاں ہیں۔ اس سے قطع نظر محکمہ کسٹمز کے اعداد و شمار اور منڈی کی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ تیار (پورٹ لینڈ) سینٹ کے بجائے کلنگرز کے باعث برآمدی حجم میں اضافہ ہوا۔¹⁸ کلنگرز تھوڑی کم مالیت کی مصنوعہ ہے، جسے سینٹ بنانے کے لیے مزید مراحل سے گزرا جاتا ہے۔ پاکستانی فرمیں سینٹ کے بجائے اس زمرے میں زیادہ مسابقتی نرخوں کی حامل ہیں، اور یہ بنگلہ

¹⁷ دلچسپ امر یہ ہے کہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گندم کی بین الاقوامی قیمتیں اوسطاً 20.8 فیصد بلند رہنے کے باوجود پاکستانی گندم کی درآمدات کی اکائی قیمتیں سال بسال بنیاد پر 23.3 فیصد کم ہوئیں۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ برآمد کنندگان اپنے اضافی ذخائر کم نرخوں پر فروخت کرنے اور پھر پہلے سے موجود ذرا عانت کی سہولت سے خسارے کی تلافی چاہتے ہوں۔ تاہم مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چینی کی اوسط بین الاقوامی قیمتیں 21.2 فیصد کم ہوئیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چینی کے برآمدی حجم کو تقویت دینے میں ذرا عانت نے نمایاں کردار ادا کیا۔

¹⁸ اسٹیٹ بینک اور پی بی ایس دونوں کے تجارتی اعداد و شمار میں "سینٹ" میں پورٹ لینڈز اور کلنگرز دونوں شامل ہوتے ہیں۔ پی بی ایس کے مطابق مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں کلنگر کا برآمدی حجم گذشتہ برس کی پہلی سہ ماہی کے 2747 میٹرک ٹن کے مقابلے میں خاصا زیادہ یعنی 631673 میٹرک ٹن رہا۔



دیش اور کینیا جیسے ملکوں کو کلکٹرز برآمد کر رہی ہیں جہاں مقامی کمپنیاں ان سے پورٹ لینڈ سیمنٹ بناتی ہیں۔

درآمدات

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی درآمدی نمو (0.04 فیصد) تھوڑی سی کم ہوئی جبکہ گزشتہ برس یہ 21.4 فیصد کے اضافے سے 14.2 ارب ڈالر تک جا پہنچی تھی۔ یہ کمی مکمل طور پر سال بسال بنیاد پر غیر توانائی درآمدات میں 5.3 فیصد کمی کی وجہ سے ہوئی۔ تین برس میں پہلی مرتبہ اس میں کمی ہوئی (شکل 5.17)۔

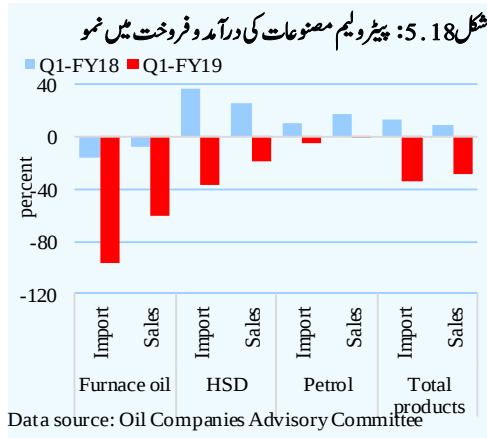
سہ ماہی کے دوران غیر توانائی شعبے کے تقریباً تمام بڑے زمروں، جس میں مشینری سب سے بڑا زمرہ ہے، کی درآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ دوسری جانب تیل کی بلند عالمی قیمتوں کے باعث توانائی کی درآمدات میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔

توانائی کی درآمدات

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی توانائی کی درآمدات 8.6 فیصد اضافے سے 3.4 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، اس اضافے میں سب سے بڑا حصہ ایل این جی کا ہے۔ دیگر پیٹرولیم مصنوعات کے مقابلے میں ایل این جی درآمدات میں اضافے کی وجہ بلند قیمتیں اور خریداری کا حجم دونوں ہیں۔ مالی سال 16ء میں جب سے ایل این جی کو ملکی ایندھن کا حصہ بنایا گیا ہے تب سے ایل این جی نے توانائی، کھاد اور ٹرانسپورٹ (سی این جی) کے شعبوں میں قدرتی گیس اور فرنس آئل کی جگہ لے لی ہے۔ عام صنعتوں، کھاد اور ٹرانسپورٹ کے بعد توانائی کے شعبے میں ایل این جی کے صرف کا بڑا حصہ ہے۔ مزید برآں، حکومت کی جانب سے یہ اعلان کیے جانے کے بعد کہ سردی کے مہینوں میں صنعتوں کو ایل این جی فراہم کی جائے گی، کیونکہ سستی اور ملکی گیس گھر یلو صارفین کو مہیا ہوگی، اس لیے آگے چل کر اس کی درآمدات میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے۔¹⁹

قیمتوں کے ضمن میں پاکستان زیادہ تر ایل این جی سرکاری معاہدے کے تحت قطر سے درآمد کرتا ہے اور اس کی درآمدی قیمتیں خام تیل سے منسلک ہیں۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں عرب لائٹ کروڈ تیل کی اوسط قیمتیں 75.9 ڈالر فی بیرل رہیں جبکہ گزشتہ برس اس کی

¹⁹ ماخذ: پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ کی پریس ریلیز بتاریخ 16 اکتوبر 2018ء۔



اوسط قیمت 50.3 ڈالر فی بیرل تھی۔²⁰ سہ ماہی کے دوران ایل این جی کی درآمد بلحاظ مالیت دگنی سے زائد ہو کر 939.2 ملین ڈالر ہو گئیں۔

دوسری جانب سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کا درآمدی حجم 37.0 فیصد کم ہو گیا۔²¹ پچھلی سہ ماہیوں کے مقابلے میں صرف فرنس آئل درآمدی مصنوعات کے حجم میں اضافے کا باعث نہیں بنا کیونکہ نقل و حمل کے لیے غیر ملکی ایندھن جیسے ہائی اسپید ڈیزل (ایچ ایل ڈی)، پیٹرول اور جیٹ فیول کی

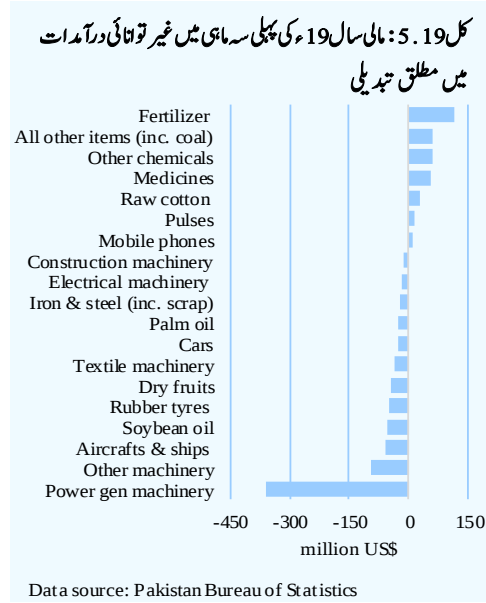
خریداری بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی (شکل 5.18)۔ ان مصنوعات کی کم درآمدات ان کی فروخت میں کمی سے ہم آہنگ تھیں۔ اگرچہ بجلی کی پیداوار میں فرنس آئل کے استعمال میں کمی کے باعث اس کی درآمدات میں کمی ہونا سمجھ میں آتا ہے، لیکن ٹرانسپورٹ ایندھن کی فروخت اور درآمدات میں کمی آنا ایک دلچسپ امر ہے۔ تاہم کچھ عوامل اس پیش رفت کی وضاحت کرتے ہیں۔

اول، اگست میں پیٹرولیم مصنوعات کے غیر معمولی حد تک پست صرف کی وجہ سے پہلی سہ ماہی میں ان کی فروخت میں کمی آئی۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر توسیعی تعطیلات کے باعث اس مہینے ہائی اسپید ڈیزل کی فروخت میں بھاری کمی جبکہ پیٹرول کی فروخت تھوڑی سی کم ہوئی تھی۔²² ستمبر کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ تمام ایندھنوں کی فروخت معمول کی سطح پر آگئی۔ دوم، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک میں پیٹرول کی پیداوار میں 17.6 فیصد اضافہ ہوا جس سے اس کی درآمدی طلب کم ہو گئی۔ سوم، تیل کی عالمی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کو ملکی پیٹرول اور ہائی اسپید ڈیزل کی قیمتوں میں منتقل کرنا بھی ان ایندھنوں کی طلب میں کمی کا سبب بنا۔ پیٹرول

²⁰ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاپان میں ایل این جی کی نشانیہ قیمتیں بھی اوسطاً 23.5 فیصد بلند رہیں (ماخذ: ہپوراٹا لیکس)۔

²¹ ماخذ: آئل کمپنیز مشاورتی کمیٹی (اوسی اے سی)۔

²² ہائی اسپید ڈیزل کی فروخت اگست 2018ء میں 493941 میٹرک ٹن ہو گئی تھی جو مارچ 2014ء کے بعد اس کی کم ترین سطح ہے۔ اس سے قطع نظر ستمبر 2018ء میں فروخت پھر بڑھ کر 736807 میٹرک ٹن تک پہنچ گئی۔ (آئل کمپنیز مشاورتی کمیٹی)۔



اور سی این جی کا ایک دوسرے کا متبادل بننا بھی ممکن ہے کیونکہ سی این جی کے مقابلے میں پیٹرول کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔²³

دریں اثنا، فرنس آئل اور ٹرانسپورٹ ایندھن کی طلب دھیمی ہونے سے ریفائنریوں نے خام تیل کی خریداری کم کی، جس کے باعث اس کی درآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ لیکن تیل کی عالمی قیمتوں میں ہونے والے اضافے نے خام تیل کے کم درآمدی حجم کے فائدے کو مکمل طور پر زائل کر دیا اور اس عرصے کے دوران درآمدی مالیت میں 48.2 فیصد اضافے کا موجب بنا۔

غیر توانائی درآمدات

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی غیر توانائی درآمدات کا حجم 10.4 ارب ڈالر رہا، جو مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں 5.3 فیصد کم ہے۔ درآمدات میں اس وسیع البینا دیکھی کی وجہ مشینری کی پست خریداری ہے (شکل 5.19)۔ چین پاک اقتصادی راہداری کے متعدد جلد مکمل ہونے والے منصوبوں کی تکمیل سے بیرون ملک سے بجلی کی پیداواری اور برقیاتی مشینری کی خریداری میں کمی واقع ہوئی (اس کے ساتھ ساتھ چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تخفیف ہوئی)۔²⁴

اس کے ساتھ ہی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ درآمدات 17.4 فیصد کم ہو کر 790.9 ملین ڈالر رہ گئیں۔ مکمل ساختہ کاروں کی درآمدات میں 35.9 فیصد تخفیف ہوئی کیونکہ 2018-19ء کے میزائے میں گاڑیوں کی درآمدات پر اضافی کسٹمز ڈیوٹی عائد کی گئی تھی اور حکومت نے نان فائلرز کے گاڑیاں خریدنے پر پابندی کر دی تھی۔ دریں اثنا، بحری جہازوں اور طیاروں کے زمرے کی درآمدات بھی

²³ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمتوں میں اوسطاً بالترتیب 33.7 اور 41.9 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے برخلاف سی این جی کی اوسط قیمتیں گذشتہ برس کے مقابلے میں اس سال 13.1 فیصد بڑھیں۔ مطلق زمرے میں سی این جی کی اوسط قیمتیں (81.9 روپے) پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل (94.6 روپے) اور 111.0 روپے فی لیٹر) سے خاصی پست تھیں۔
²⁴ تفصیلات کے لیے سیکشن 5.4 ملاحظہ فرمائیے۔

گزشتہ برس سے کم رہیں جس کی بنیادی وجہ پچھلے سال کی پست اساس ہے۔²⁵

پام اور سویا بین تیل کی پست بین الاقوامی قیمتوں کے باعث اسے مزید سہارا ملا، جس کے باعث مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں ان دو اجناس کی درآمدی مالیت میں کمی واقع ہوئی۔ پام آئل کی پیداوار کے دوسرے سب سے بڑے پیدا کنندہ ملک ملائیشیا میں اس کے ذخائر میں اضافے اور اس کے ساتھ ساتھ ڈالر کے مقابلے میں رنگٹ کی قدر میں کمی کی وجہ سے اس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی ہوئی۔²⁶ پست قیمت کے سبب پاکستان میں خوردنی تیل کی ملوں کو بلند مقدار میں خریداری کی ترغیب ملی۔ نتیجتاً، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اگرچہ پام آئل کی خریداری کا حجم 12.8 فیصد بڑھا لیکن اس کی درآمدی مالیت 4.8 فیصد کم ہو کر 485.7 ملین ڈالر ہو گئی۔ اسی طرح پست بین الاقوامی قیمتوں کی وجہ سے سویا بین تیل کی درآمدی مالیت قابو میں رہی اور اس کا درآمدی حجم بھی گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم رہا۔

دریں اثنا، سہ ماہی کے دوران لوہے اور فولاد (اسکریپ اور تیار مصنوعات دونوں) کے مجموعی درآمدی حجم میں سال بسال بنیاد پر 5.9 فیصد کی تخفیف ہوئی، جس کی وجہ اس عرصے کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں میں عمومی سست روی تھی۔ اس عرصے کے دوران اس کی عکاسی ملکی سینٹ کی پست ترسیل اور فولاد کی پیداوار میں کمی سے بھی ہوتی ہے۔²⁷ پست حجم کے سبب ان اجزاء کی درآمدی مالیت گزشتہ برس سے 2.3 فیصد کم رہی۔

دوسری جانب، بالخصوص کونکے کی وجہ سے غیر توانائی درآمدات کو اضافے کے دباؤ کا سامنا رہا، جسے اسٹیٹ بینک اور پاکستان دفتر شماریات دونوں کے تجارتی اعداد و شمار میں 'تمام دیگر اجزاء' کے طور پر درجہ بند کیا جاتا ہے (شکل 5.19)۔ کونکے کی درآمدات بلند رہیں کیونکہ اپریل 2012ء کے بعد پہلی مرتبہ اس کی بین الاقوامی قیمتیں بلند ترین سطح پر پہنچی تھیں، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں کونکے کی اوسط قیمتوں میں 23.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ توانائی اور سینٹ کے شعبوں کی جانب سے کونکے کی طلب مضبوط

²⁵ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران طیاروں اور ان کے پرزوں کی درآمدات 74.5 ملین ڈالر تک پہنچ گئی تھیں، جس سے سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کی درآمدات میں اضافہ ہوا تھا۔ محکمہ کسٹمز کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 19ء کے دوران طیارہ درآمدات کم ہو کر 22.4 ملین ڈالر رہ گئیں۔

²⁶ جون تا ستمبر 2018ء پام آئل کی قیمتیں 18.8 فیصد کم ہوئیں (ماخذ: بلومبرگ)۔ ستمبر 2018ء میں ملائیشیا کے پام آئل کے ذخائر آٹھ ماہ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے، پیداوار میں موسمی اضافے کے ساتھ ساتھ برآمدات میں سست روی ذخائر میں اضافے کی وجہ سے (ماخذ: یو ایس ڈی اے آئل کارپوریشن تخمینہ، اکتوبر 2018ء)۔

²⁷ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں سال بسال بنیاد پر ملکی سینٹ کی ترسیل 0.4 فیصد کم ہوئی جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں ملکی سینٹ کی ترسیل میں 21.9 فیصد کا ٹھوس اضافہ ہوا تھا (آل پاکستان سینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن)۔ دریں اثنا، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی فولاد کی پیداوار میں سال بسال بنیاد پر 3.3 فیصد کمی ہوئی، جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس اضافے کی شرح خاصی نمایاں یعنی 48.4 فیصد تھی۔

رہی جس سے درآمدات پر اضافے کا دباؤ مزید بڑھ گیا۔ نتیجتاً، سہ ماہی کے دوران کوئلے کی درآمدی ادائیگیاں سال بسال بنیاد پر 120.1 فیصد کے اضافے سے 464.3 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔²⁸

دریں اثنا، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی پیداوار میں 5.1 فیصد کمی کی وجہ سے کھادوں کی درآمدات 49.6 فیصد بڑھ کر 344.2 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ گیس کے رسدی مسائل کے سبب کھاد سازی کے تین پلانٹس میں کام کی بندش ملکی پیداوار میں کمی پر منتج ہوئی۔ آگے چل کر کھاد کی درآمدات بلند رہیں گی کیونکہ حکومت نے موجودہ فصلی موسم کے دوران گیس کی قلت پر قابو پانے کی غرض سے ایک لاکھ میٹرک ٹن کھاد درآمد کرنے کی اجازت دیدی ہے۔²⁹

ان اجزاء کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل صنعت کے خام مال کی درآمدات کی طلب بھی مضبوط رہی کیونکہ یہ صنعت اپنی برآمدی نمو کو برقرار رکھنے کے لیے کوشاں ہے۔ پست ملکی پیداوار کی توقعات کے نتیجے میں اس صنعت نے بیرون ملک سے خام کپاس درآمد کی، جو 86.4 فیصد کے اضافے سے 65.2 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ لمبے ریشے کی کپاس، جو بنیادی طور پر برآمدی معیار کے ملبوسات کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے، کی درآمدات بھی جاری رہیں۔ اسی موقع پر ٹیکسٹائل صنعت کی جانب سے کپڑا سازی کے بدلتے ہوئے عالمی رجحانات کے اپنانے کی سعی میں اور مصنوعی ریشے اور مصنوعی ریشہ سازی میں استعمال ہونے والے کیمیکلز کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کا رجحان آنے کے بعد ان اجناس کی درآمدی مالیت میں بھی اضافہ ہوا۔³⁰

²⁸ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کوئلے سے بجلی کی پیداوار گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں دگنی سے بھی زائد رہی۔

²⁹ ان درآمدات کی ضرورت ایک ایسے ناموزوں وقت پر بڑھی ہے جب کھاد کی بین الاقوامی قیمتیں تین برس کی بلند ترین سطح پر ہیں۔ گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 19ء کے دوران کھاد اور ڈی اے پی کی اوسط بین الاقوامی قیمتوں میں بالترتیب 31.6 فیصد اور 28.2 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: بیورو آف لینکس)۔

³⁰ جب غیر ملکی طلب مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی جانب منتقل ہوئی تو پاکستان نے سوئی کپڑوں کی پیداوار کیسے جاری رکھی، اس بارے میں مزید تفصیلات کے لیے مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے لیے معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی رپورٹ کا خصوصی سیکشن بعنوان "برآمدات کی نمو کی رفتار برقرار رکھنے میں مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائل کلیدی اہمیت کی حامل ہے" ملاحظہ فرمائیے۔